بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
فون نمبر ۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم یکشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۶/۲۱ | ۱۹ نبوت ۱۳۴۶ھ ش ۱۶ شعبان ۱۳۸۶ھ ۱۹ نومبر ۱۹۶۷ء | نمبر ۲۶۱

اخبارِ احمدیہ

-● ربوہ ۱۸ نومبر ۱۹۶۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

-● کل مورخہ ۱۷ نومبر کو نماز جمعہ حضرت اقدس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے استغفار کی حقیقت اور اس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ ہمیشہ استغفار کرتے رہا کریں۔ اور ہر قسم کے تکبر سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور اس امر کا اقرار و اعتراف کرتے رہیں کہ ہم لاشئے محض ہیں۔ اگر کوئی خوبی ہم میں ہے۔ تو وہ محض اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اس کے فضل سے ہی ہم اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے یہ تحریک بھی فرمائی کہ جن احباب کو اللہ تعالیٰ توفیق دے انہیں سال کے دوران ایک سے زائد مرتبہ بھی اپنے آپ کو وقفِ عارضی میں پیش کرنا چاہیئے۔ اور اس طرح جماعت کی تعلیم و تربیت میں حصہ لینے کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی ان برکات کو بار بار حاصل کرنا چاہیئے۔ جو اس مبارک تحریک سے وابستہ ہیں :

-● مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۷ء کو ایک بجے دوپہر مکرم مولوی محمد منور صاحب سابق مبلغ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) "تنزانیہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر جامعہ احمدیہ کے ہال میں خطاب فرمائیں گے۔ احباب اس تقریر سے مستفید ہوں۔

(الامین الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ)

-● میری بیٹی عزیزہ طیبہ متین کا اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ بے چینی اور کمزوری زیادہ ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ (محمد احمد ثاقب)

قافلۂ قادیان میں جانے والے احباب کے لئے ضروری اعلان

جن احباب کا نام قافلہ قادیان میں منتخب کیا گیا ہے۔ انہیں انفرادی طور پر اطلاعات دی جا چکی ہیں۔ اب بذریعہ اعلان ہذا جملہ افراد قافلہ کی خدمت میں یہ ضروری اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ قافلہ تبدیل شدہ پروگرام کے مطابق ۲۲ نومبر کی بجائے ۲۳ نومبر کی صبح کو بوقت چھ بجے صبح ربوہ سے روانہ ہوگا۔ لہٰذا تمام احباب ۲۲/۱۱/۶۷ کی شام تک بہرحال ربوہ پہنچ کر نظارت خدمت درویشاں سے مزید ہدایات حاصل کر لیں۔

(ناظر خدمت درویشاں)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ جس کام کے لئے کسی کو پیدا کرتا ہے اس کے مناسب حال قویٰ بھی عطا فرماتا ہے

نفس پر قابو اور تحمل و برداشت کی ایک تابندہ و درخشندہ مثال

(۱) "میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالیاں دیتا رہے آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔"

(۲) "اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کھانے کے متعلق میں اپنے نفس میں اتنا تحمل پاتا ہوں کہ ایک پیسہ پر دو دو وقت بڑے آرام سے بسر کر سکتا ہوں۔ ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ انسان کہاں تک بھوک کی برداشت کر سکتا ہے۔ اس کے امتحان کے لئے چھ ماہ تک میں نے کچھ نہ کھایا۔ کبھی کوئی ایک آدھ لقمہ کھا لیا۔ اور چھ ماہ کے بعد میں نے اندازہ کیا۔ کہ چھ سال تک بھی یہ حالت لمبی کی جا سکتی ہے۔ اس اثناء میں دو وقت کھانا گھر سے برابر آتا تھا مگر مجھے اپنی حالت کا اخفاء منظور تھا۔ اس اخفاء کی تدابیر کے لئے جو زحمت اٹھانی پڑتی تھی۔ شاید وہ زحمت اوروں کو بھوک سے نہ ہوتی ہوگی۔ میں وہ دو وقت کی روٹی دو تین مسکینوں میں تقسیم کر دیتا۔ اس حال میں نماز پانچوں وقت مسجد میں پڑھتا۔ اور کوئی میرے آشناؤں میں سے کسی نشان سے پہچان نہ سکا کہ میں کچھ نہیں کھایا کرتا۔

خدا تعالیٰ نے جس کام کے لئے کسی کو پیدا کیا ہے اس کی تیاری اور لوازم اور اس کے سرانجام اور مہمات کے طے کرنے کے لئے اس میں قویٰ بھی مناسب حال پیدا کئے ہیں۔ دوسرے لوگ جو حقیقتاً فطرت کے مقتضا سے وہ قویٰ نہیں رکھتے اور ریاضتوں میں پڑ جاتے ہیں۔ آخر دیوانے اور مخبوط الحواس ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول ص ۵۷، ۵۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۷ء

رمضان ——— عبادت کا مہینہ

بلحاظ اسلامی فرائض کے نماز اور روزہ لازمی ہیں۔ دونوں پانچ بنائے اسلام میں سے ہیں۔ قرآن کا حکم ہے کہ رمضان کے مہینہ میں روزے رکھے جائیں۔ اس طرح رمضان کا مہینہ مسلمانوں میں بڑا متبرک ہے۔ یہ دراصل عبادت کا مہینہ ہے۔ حج کے علاوہ جو عید الاضحیہ سے پہلے ادا کیا جاتا ہے۔ تمام عبادتیں رمضان میں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور رمضان اس پر روزے کا اضافہ کرتا ہے۔ یعنی ایک خاص وقت تک ہر قسم کی غذا چھوڑ دی جاتی ہے۔ اس طرح انسانی نفس میں زیادہ پاکیزگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور عبادت یعنی نماز بھی خاص انہماک سے ادا ہوتی ہے۔ جس سے نماز کے فوائد بھی بڑھ جاتے ہیں۔

رمضان میں مسلمان عشاء کے وقت باجماعت نفل پڑھتے ہیں۔ جن کو اسلامی اصطلاح میں تراویح کہا جاتا ہے۔ یہ نفل نماز عشاء کے علاوہ ہیں صبح ایک خاص وقت تک ایک مسلمان سحری کھاتا ہے۔ وہ وقت گزرتے کے بعد پھر مغرب تک نہ کھاتا ہے اور نہ کچھ پیتا ہے۔ اکثر مسلمان ان دنوں میں دن کو بھی عبادت کرتے رہتے ہیں۔ تلاوت قرآن مجید کرتے ہیں۔ بہت سی مساجد میں درس ہوتے ہیں

زیادہ محنت کے کاموں کے علاوہ ہر قسم کے دنیوی کام رمضان میں ہو سکتے ہیں۔ صرف کھانے پینے ہی سے پرہیز ضروری نہیں بلکہ اس ماہ میں خاص طور پر ایک سچا مسلمان یہ خیال رکھتا ہے کہ وہ چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی نہ کرے۔ اس مہینہ میں لوگ عموماً خیرات اور صدقہ بھی دیتے ہیں۔ بعض لوگ دوسروں کی افطاری کا سامان بھی کرتے ہیں۔ اکثر مساجد میں کوئی اچھی چیز پھل وغیرہ بھیج دیتے ہیں تاکہ وقت پر نمازی افطاری کر لیں۔ یہ کام ثواب کے لئے کئے جاتے ہیں۔

اس طرح رمضان کا مہینہ مسلمانوں کے لئے بڑا بابرکت اور بارونق مہینہ ہے۔ ایک اسلامی شہر میں رات کو بھی خوب رونق رہتی ہے۔ اکثر کھانے پینے کی اشیاء بیچنے والے رات کو دکانیں کھولتے ہیں۔ ہوٹل بھی راتوں کو خوب چلتے ہیں۔ لیکن ماہ رمضان کی جو مبارک خصوصیت ہے وہ عبادت ہی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پھر تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں۔ اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے۔ اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ . . . .

. . . . ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے۔ جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں۔ اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے۔ انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۲-۱۲۳)

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے اس طرف واضح طور پر توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ جہاں ماہ صیام کا ذکر چل رہا ہے۔ اس میں آیہ کریمہ ۱۸۷ میں فرماتا ہے۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ . (البقرہ آیت ۱۸۷)

اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (یعنی دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں تاوہ ہدایت پائیں۔

اس کا مطلب ہے کہ اس مہینہ میں دعائیں کرنا خاص اثر رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور بھی قریب ہو جاتا ہے۔ سورۂ بقرہ کے اس حصہ میں مکارم اخلاق کے احکام ہیں۔ اور یہ احکام روزہ کے متعلق آیات کے آگے پیچھے بیان کئے گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ ماہ رمضان کو اللہ تعالیٰ نے "مکارم اخلاق" کی عادت ڈالنے کے لئے خاص طور پر مقرر فرمایا ہے۔ جس طرح آجکل ہفتے منائے جاتے ہیں۔ اسی طرح ماہ رمضان گویا مکارم اخلاق کی عادت ڈالنے کے لئے مہینہ منایا جانا فرض کیا گیا ہے۔

ہوئے ہیں دو سال اور دو دن

حضرت فضل عمرؓ کی یادیں

ہوئے ہیں دو سال اور دو دن
کہ جب خدا نے اُسے بلایا
وہ ایک ننھا سا پاک چشمہ
جو بڑھتے بڑھتے بنا تھا دریا
پھر تا چڑھتا عظیم دریا!
کہ جس کے سیل رواں کے آگے
ٹھہر سکا آج تک نہ کوئی
مزاحمت کا حقیر تنکا!
وہ اک گرجتا اُمڈتا طوفاں
وہ کوندتا رعد و برق و باراں
جو کھل کے برسا
تو کشتِ دیں پھر سے ہو گئی سرسبز

ہُوا ہے آنکھوں سے اپنی اوجھل
مگر ہے دل کے قریب تر وہ

یہ تیلیاں جن میں موہنی سی تمہاری تصویر گھومتی ہے۔
یہ آشنا کان جن میں اب تک تمہاری تقریر گونجتی ہے
کبھی ہواؤں کا زور اس میں کبھی سمندر کی وسعتیں تھیں
کبھی تھی موجِ صبا کی شوخی کبھی تکلم کی سطوتیں تھیں
زمانہ گو لاکھ رنگ بدلے

ہزار جھونکے نسیم صبح چمن کے آئیں
مگر وہ قلب و نظر کی ٹھنڈک
جو تیری الفت کے مرغزار دل میں بس رہی ہے

([illegible])

"نفسی نقطۂ آسمان"

(از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب - لاہور)

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو الہامی پیشگوئی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بارہ میں درج فرمائی ہے اس میں حضرت مصلح موعودؓ کی ذاتی صفاتِ عالیہ اور آپ کے ذریعہ انجام پانے والے عظیم الشان کارناموں کے متعلق الہامی عبارت کا ایک حصہ درج ذیل ہے:-

"ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے
اور خدا کا سایہ اُس کے
سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا
اور اسیروں کی رستگاری کا
موجب ہوگا۔ اور زمین کے
کناروں تک شہرت پائے گا
اور قومیں اُس سے برکت پائینگی
تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان
کی طرف اٹھایا جائے۔ وَ
کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔

اس الہامی عبارت میں مصلح موعودؓ کے بارہ میں مطابق پیشگوئی عظیم الشان کارنامے سرانجام دینے کے بعد پھر "نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا" جانے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔

درحقیقت اِن پُرحکمت الہامی الفاظ میں نہایت درجہ شوکت اور محبت کے ساتھ قادرِ مطلق خدا نے اپنے بندہ حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں قبل از پیدائش یہ اعلان فرمایا تھا کہ آپ کی تمام زندگی عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں سے پُر ہوگی اور آپ کے تمام مخالف ہمیشہ آپ کی مخالفت میں ناکام و نامراد رہیں گے اور آپ کی وفات اس وقت تک نہ ہوگی جب تک آپ کی اپنے مقاصد میں کامیابی دنیا پر اظہر من الشمس نہ ہو جائے اور آپ کی وفات کے بعد بھی تا قیامت آپ کے مقاصد بفضلِ خدا زندہ رہیں گے نیز وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا کے الفاظ میں دوبارہ تاکید سے فرمایا کہ ایسا ضرور ہو کر رہے گا۔

الٰہی کلام میں کسی مردِ خدا کے متعلق اللہ تعالےٰ کی طرف یا آسمان کی طرف اٹھائے جانے کی پیشگوئی دراصل اس مردِ خدا کے اپنے مقاصد میں خاص کامیابی اور اس کے عظیم الشان نیک انجام کے متعلق پیشگوئی ہوتی ہے۔ اس امر کا ثبوت اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء ہی میں اس الہامی عبارت سے ملتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات سے تعلق رکھتی ہے اور اس میں یہ الہام بھی ہے:-

"مَیں تجھے اٹھاؤں گا اور
اپنی طرف بلاؤں گا۔"

اِس عاجز کے نزدیک یہ الہامی فقرہ اس تمام الہامی عبارت میں کلیدی فقرہ کی حیثیت رکھتا ہے اور باقی الہامی عبارت اس فقرہ کی تفصیل و تشریح کے طور پر ہے۔ وہ الہامی عبارت مندرجہ ذیل ہے:-

"خدا تیرے نام کو اُس
روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے
عزّت کے ساتھ قائم رکھے گا اور
تیری دعوت کو دنیا کے کناروں
تک پہنچا دے گا۔ مَیں تجھے اٹھاؤنگا
اور اپنی طرف بلاؤں گا۔ تیرا نام
صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا
اور ایسا ہوگا کہ وہ سب لوگ
جو تیری ذلت کی فکر میں لگے
ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے
کے درپے اور تیرے نابود کرنے
کے خیال میں ہیں، وہ خود ناکام
رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی
میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی
کامیاب کرے گا اور تیری ساری
مرادیں تجھے دے گا۔ ......
تُو مجھ سے ویسا ہے جیسے انبیاء
بنی اسرائیل ..... الخ"

الہامی عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشابہت انبیاء بنی اسرائیل سے بیان کی گئی ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو انبیاء بنی اسرائیل کے سلسلہ کی آخری کڑی تھے، کے متعلق بھی اللہ تعالےٰ نے پیشگوئی فرمائی تھی:-

یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ
وَرَافِعُکَ اِلَیَّ۔
(آل عمران ۶۴)

فی زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق الہامی پیشگوئی:

"مَیں تجھے اٹھاؤں گا اور
اپنی طرف بلاؤں گا۔"

اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے متعلق الٰہی بشارت:-

"تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان
کی طرف اٹھایا جائے گا۔"

کو سمجھ لینے کے بعد قرآن مجید میں مذکور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق خدا کی طرف بلند کئے جانے کی پیشگوئی کے اصل معنی صاف ظاہر ہو جاتے ہیں۔

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی الہام ہے:-

یَا عَبْدَ الرَّافِعِ اِنِّیْ
رَافِعُکَ اِلَیَّ - اِنِّیْ مُعِزُّکَ
لَا مَانِعَ لِمَا اُعْطِیْ

(الہام مورخہ ۱۵ فروری ۱۸۸۴ء بحوالہ "تذکرہ")

یعنی: "اے رفعت بخشنے والے
خدا کے بندے! مَیں تجھے
اپنی جناب میں رفعت بخشونگا۔
مَیں تجھے عزّت اور غلبہ
دوں گا۔ جو کچھ میں دوں
اسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔"

یہ الہام بھی "رَافِعُکَ اِلَیَّ" کا اصل مفہوم خوب واضح کر دیتا ہے۔

ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ نے مجھے بھی بشارت
دی کہ
موت کے بعد مَیں پھر
تجھے حیات بخشوں گا۔
اور فرمایا کہ:
جو لوگ خدا تعالےٰ کے
مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد
پھر زندہ ہو جایا کرتے
ہیں۔
اور فرمایا کہ
مَیں اپنی چمکار دکھلاؤنگا
اور اپنی قدرت نمائی سے
تجھے اٹھاؤں گا۔
پس میری اس دوبارہ زندگی
سے مراد بھی میرے مقاصد کی
زندگی ہے۔"

("فتح اسلام" بحوالہ "تذکرہ")

غرض کسی مردِ خدا کے متعلق موت کے بعد حیات، یا "اٹھائے جانے" کی پیشگوئی سے مراد اس کے مقاصد کی حیات و زندگی ہوتی ہے۔

پس مضمون کی ابتداء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے متعلق الہامی پیشگوئی:

"تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان
کی طرف اٹھایا جائے گا۔"

سے جو استدلال کیا گیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں الہامات اور اس تشریح کی روشنی میں جو خود حضرت مسیح موعودؑ نے ان الہامات کی بیان فرمائی ہے، درست ثابت ہوتا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

پیشگوئی مصلح موعودؓ میں
"نفسی نقطۂ آسمان"
کے جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں اِس عاجز کے نزدیک اِن الفاظ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ذاتی بندگی اور قربِ الٰہی کے خاص مقام کی طرف اشارہ ہے۔

آپ کے عظیم الشان مقامِ قربِ الٰہی کی نشاندہی آپ کے بارہ میں تمام الہامی پیشگوئیوں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ لیکن مندرجہ ذیل الہامات سے آپکی ذاتِ بابرکات کا مالکِ ارض و سما اور صاحبِ عرش خدا کے ساتھ خاص تعلق کا اظہار صاف طور پر ہوتا ہے:-

— "وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔"
— "مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔"
— "نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔"
— "ہم اُس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

— "وہ آسمان سے اُترے گا۔"

("ازالہ اوہام" صفحہ ۱۵۶ بحوالہ "تذکرہ")

مصلح موعودؓ کی مدح میں الہامی الفاظ:

"تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان
کی طرف اٹھایا جائے گا۔"

کی عملی تعبیر بھی ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی کے تمام شب و روز میں، اور آپ کے انجامِ نیک اور ظاہری وفات کے بعد بھی آپ کے مقاصد کی مسلسل اور تابندہ زندگی

کے ذریعہ نظر آتی ہے۔

دوسری طرف چونکہ مصلح موعودؓ کا ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں ہوا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں اسلام کو دنیا میں تمام ادیان پر غالب کرنے اور لوگوں کے دلوں میں خدا پر کامل ایمان پیدا کرنے کے لئے جہاں ایک وجود یعنی مسیح موعودؑ کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی تو اس کے متعلق یہ بھی خبر دی :۔

یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ

کہ آنے والا مسیح موعود شادی بھی کرے گا اور اس کے (خاص نشان کی) اولاد بھی ہو گی۔

نیز آنحضرتؐ نے آخری زمانہ میں ثریا ستارہ سے بھی ایمان واپس لے آنے والے وجود (یعنی مسیح موعودؑ) کی نشان دہی فرماتے ہوئے ایک سے زیادہ فارسی الاصل مردانِ خدا کا ذکر فرمایا (بخاری) اِن الفاظ میں یقیناً مسیح موعودؑ کے بعد مصلح موعودؓ کے متعلق پیشگوئی ہے۔

اس لئے مصلح موعودؓ کا ظہور درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور قوتِ قدسیہ کا اظہار ہے۔ اور مصلح موعودؓ کا قربِ خداوندی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان ہی کا نتیجہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؁

الہام :۔

"نفسی نقطۂ آسمان"

میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خدائے ذوالعرش کے ساتھ جس خاص تعلق کی طرف اشارہ ہے اس کی ترجمانی آپ کے اس شعر سے ہوتی ہے ؎

شکرِ خدا کہ کٹ گئی ناز و نیاز میں ہی عمر
مجھ کو بھی اُن سے عشق تھا اُن کو بھی مجھ سے پیار تھا

(کلامِ محمود)

آخر میں یہ عاجز حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک پُرشوکت تحریر پر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہے۔ آپ کی یہ تحریر آج بھی جبکہ آپ بموجب الہامی پیشگوئی "نفسی نقطۂ آسمان" کی طرف اٹھائے جا چکے ہیں، اور آئندہ ہمیشہ آپ کے عالی مرتبہ، تا زندگی اپنے مقاصد میں آپ کی عظیم کامیابیوں اور بعد وفات آپ کے مقاصد کی دائمی حیات کا ایک جیتا جاگتا ثبوت ہوگی اور آئندہ نسلیں ہمیشہ اِن امور کی صداقت پر گواہ ہوں گی جن کا ذکر خدائے قادر و توانا کے کلام اور تقدیر کی روشنی میں، آپ نے اس تحریر میں فرمایا ہے۔ وَھُوَ ھٰذَا :۔

"وہ خدا جس نے قرآنِ شریف نازل کیا ہے۔ وہ خدا کہ جس نے اِس دنیا کے لئے ایک روحانی نظام بنایا ہے جس کے ماتحت یہ دنیا ترقی کر رہی ہے۔ وہ خدا جس نے احمد علیہ السلام مسیح موعود مہدی معہود کو بتایا تھا کہ وہ اُن کی ذریت سے ۱۸۸۶ء سے لے کر نو سال کے اندر ایک لڑکا پیدا کرے گا جو خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے جلد جلد ترقی کرے گا اور دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور اسلام کو دنیا میں پھیلا کر اسیروں کی رستگاری اور مُردوں کے احیاء کا موجب ہوگا۔ اسکی بات پوری ہوئی اور اس کا کلمہ اُونچا رہا۔ ہر روز جو طلوع ہوتا تھا وہ میری کامیابی کے سامان کو ساتھ لاتا۔ ہر روز جو غروب ہوتا تھا وہ میرے دشمنوں کے تنزل کے اسباب چھوڑ جاتا تھا۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ نے جماعتِ احمدیہ کو میرے ذریعہ سے دنیا بھر میں پھیلا دیا۔ اور قدم قدم پر خدا تعالیٰ نے میری رہنمائی کی اور بیسیوں موقعوں پر اپنے تازہ کلام سے مجھے مشرف فرمایا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور آج دنیا کے ہر برِّ اعظم پر احمدی مشنری اسلام کی لڑائیاں لڑ رہے ہیں۔ قرآن جو ایک بند کتاب کے طور پر مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت اور مسیح موعود علیہ السلام کے فیض سے ہمارے لئے یہ کتاب کھول دی ہے۔ اور اِس میں سے نئے سے نئے علوم ہم پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ دنیا کا کوئی علم نہیں جو اسلام کے خلاف آواز اٹھاتا ہو اور اس کا جواب خدا تعالیٰ مجھے قرآن کریم سے ہی نہ سمجھا دیتا ہو۔ ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت کا جھنڈا اُونچا کیا جا رہا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے کلاموں اور الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دنیا کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کر رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے مخالفت میں کتنی ہی بڑھ جائے یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے، ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں، زمین اپنی حرکت سے رُک سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔ قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی اور دنیا اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بُتوں یا انسانوں کی پُوجا چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے گی۔ اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسلام کی حکومت پھر قائم کر دی جائیگی ایسی طرح کہ پھر اِس کی جڑوں کو ہلانا انسان کے لئے ناممکن ہو جائے گا۔ اِس شیطان کی برباد کردہ دنیا کے جنگل میں خدا نے پھر ایک بیج بویا ہے اور مَیں ایک ہوشیار کرنے والے کی صورت میں دنیا کو ہوشیار کرتا ہوں کہ یہ بیج بڑھے گا۔ ترقی کرے گا۔ پھیلے گا اور پھلے گا۔ اور وہ روحیں جو بلند پروازی کا اشتیاق رکھتی ہیں، جن کے دلوں کے مخفی گوشوں میں خدا تعالےٰ کے ساتھ ملنے کی تڑپ ہے، وہ ایک دن اپنے مادی خوابوں سے بیدار ہوں گی اور بے تاب ہو کر اس درخت کی ٹہنیوں پر بیٹھنے کے لئے دوڑیں گی۔ تب اِس دنیا کے فساد دُور ہو جائیں گے۔ اِس کی تکلیفیں مٹا دی جائیں گی۔ خدا تعالےٰ کی بادشاہت پھر اِس دنیا میں قائم کر دی جائے گی اور پھر اللہ تعالےٰ کی محبت انسان کے لئے سب سے قیمتی متاع قرار پائے گی۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؁
وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؁

اطفال الاحمدیہ کے تعلیمی وظائف برائے سال ۶۸-۱۹۶۷ء

اطفال الاحمدیہ کے وظائف برائے سال ۶۸-۱۹۶۷ء کے سلسلہ میں اطفال کا انٹرویو اور عام دینی معلومات کا امتحان مقامِ اجتماع اطفال الاحمدیہ میں ہوا تھا جس میں منصفین کے فیصلہ کے مطابق اس سال لئیق احمد عابد ابن مکرم مولوی بدرالدین صاحب مجلس ربوہ اوّل اور نعیم احمد طارق ابن مکرم ماسٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب مجلس ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ تعلیمی وظیفہ کے مستحق قرار پائے ہیں۔ یہ وظیفہ دس روپے ماہوار ہوگا۔ خدا تعالےٰ ان بچوں کی کامیابی انکے لئے مبارک کرے اور آئندہ ارتقائی منازل طے کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بیوہ ماسٹر خدا بخش صاحب مرحوم قدوس منزل غلہ منڈی سرگودہا معرفت قریشی غلام احمد صاحب ساکن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مرحوم ماسٹر خدا بخش صاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی سرگودہا نے ایک کنال اراضی سکنی واقع محلہ دارالصدر ربوہ قطعہ ۱۷/۹ خرید کر کے مجھے دی تھی جس کا انتقال میرے نام ان کی اچانک وفات کی وجہ سے نہ ہو سکا اس لئے یہ ایک کنال اراضی میرے نام منتقل کی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اسپر کوئی اعتراض ہو تو بیس۲۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دارالقضاء)

عربوں نے ایرانیوں سے کیا سیکھا؟

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غیر معمولی اعجاز

(از مکرم محمد منظور صاحب صادق بی اے گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

نوٹ :- مضمون ہذا کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۱- "تاریخ ادبیات ایران" (ترجمہ) از پروفیسر براؤن
۲- "ایران بعہد ساسانیاں" از آرتھر کرسٹن
۳- "تمدن عرب" از سید علی بلگرامی
۴- "اسلامی فنِ تعمیر" ترجمہ از سید مبارز الدین ایم اے

ظہور اسلام سے قبل ملکِ عرب تہذیب اور تمدن کے لحاظ سے نہایت پسماندہ تھا۔ صحراؤں اور ریگستانوں کی یہ سرزمین ایسے لوگوں کا مسکن تھی جنہیں روحانیت سے تو کیا واسطہ، تہذیب سے بھی کوئی سروکار نہ تھا اور نہ کوئی ایسا قابل ذکر تمدن ہی تھا ان اگر کچھ ناز تھا تو اپنی لسانی برتری کا یہاں تک کہ اپنی فصاحت و بلاغت اور زباندانی ہی کمال کے گھمنڈ میں غیر عرب اقوام کو عجمی یعنی گونگے کہا کرتے تھے۔ اور حقیقت بھی یہی تھی کہ زبانِ عربی اپنی جملہ صفات اور خوبیوں کی بناء پر اس امر کی مستحق تھی کہ عرب اس پر بجا طور پر ناز کرتے۔ لیکن قطع نظر اس پہلو کے زندگی کے دیگر پہلوؤں اور تہذیب و تمدن کے دیگر جزئیات مثلاً فن تعمیر، فنِ سپاہ گری، طریقہ جہانبانی، فنِ موسیقی اور علم و ادب وغیرہم کے لحاظ سے عرب دُنیا کی دیگر اقوام سے بہت پیچھے تھے۔ چنانچہ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت عرب کے شمال مشرق کی طرف ہمسایہ ملک ایران اپنی تہذیب کے لحاظ سے انتہائی ترقی یافتہ اور متمدن تھا۔ اور ہر لحاظ سے ایرانی تہذیب کا طوطی بولتا تھا جبکہ اس کے برعکس عربی تہذیب کی ذبول حالی ناگفتہ بہ تھی۔ دنیا کے اکثر حصہ پر ایران کی حکومت گرجدار بادل کی طرح چھائی ہوئی تھی اور جو کچھ اس سے باہر تھا اس پر رومی سلطنت کا اقتدار تھا۔ مختصر یہ کہ قیصر و کسریٰ کی یہ حکومتیں اپنی عظمت و جبروت، شان و شوکت اور شاندار تہذیب و تمدن کی وجہ سے اکناف عالم پر مسلط تھیں اور یہاں کے بادشاہ اپنی وجاہت و سطوت اور طاقت کے گھمنڈ میں اپنے آپ کو خدائی صفات کا حامل قرار دیتے تھے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ ساسانی بادشاہ خسرو دوم اپنے نام کے ساتھ یہ الفاظ لکھتا تھا۔

"خداؤں میں انسان غیر فانی اور انسانوں میں خدائے لاثانی، اس کے نام کا بول بالا۔ آفتاب کے ساتھ طلوع کرنیوالا۔

"شب کی آنکھوں کا اُجالا"

ایرانیوں کی اسی عظمت اور طاقت کا اقرار کرتے ہوئے ایک فرانسیسی مورخ لکھتا ہے

"دُنیا کی تاریخ میں مسلسل چارسو سال تک اپنی طاقت و جبروت سے رومیوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکے رکھا۔ ورنہ مغربی ایشیا اور شاید ہندوستان بھی اب سے سترہ سو سال پہلے یورپ کا محکوم ہو چکا ہوتا"

یہ دونوں اقتباس اس امر پر شاہد ہیں کہ ظہور اسلام کے وقت تک ایرانی تہذیب و تمدن، علمی و ادبی، معاشرتی، اقتصادی اور فنونِ لطیفہ کے لحاظ سے مہذب ترین تھا۔ مگر عرب باوجود نزدیک ترین پڑوسی کے ایرانیوں کے سامنے طفل مکتب تھے ایسی زمانہ میں جبکہ ایرانی تہذیب اپنی ترقی کے لحاظ سے عروج پر تھی اور عرب تہذیب انتزال کی انتہائی گہرائیوں کو پہنچ چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے عرب کے اُمیوں اور خانہ بدوش صحرا نشینوں میں سے ہی ایک شخص کو بانیٔ اسلام کی حیثیت سے پیدا کیا جس نے اپنی قوت قدسیہ اور بے نظیر تربیت و اصلاح سے ایک قلیل ترین عرصہ میں عربوں کی کچھ ایسی کایا پلٹی کہ دُنیا کی بڑی بڑی حکومتیں جن میں قیصر و کسریٰ کے خدائے لاثانی بھی شامل تھے۔ ان کا نام سن کر کانپنے لگیں۔ اور عرب کے یہ گنوار اور ہر نوع سے پسماندہ لوگ ہر حیثیت سے دُنیا کے استاد بنے۔ اور عرب کی یہ ریتلی اور سنگلاخ سرزمین اقوام دنیا کے لیے روشنی کا مینار ٹھہری۔ الغرض اس اُمی نبی کی بدولت عربوں کا بخت بیدار ہوا اور ان کی پسماندگی نے نئی کروٹ لی اور دیکھتے ہی دیکھتے یہاں سے ایک ایسی تہذیب نے جنم لیا جو اپنی عالمگیر وسعت اور حسن و کمال کی وجہ سے تمام عالم کے لیے مشعل راہ بنی۔ عربوں میں اس غیر معمولی تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے ایک غیر مسلم مورخ لکھتا ہے :-

"اس عجیب واقعہ (یعنی اسلام) تک جس نے دفعتاً قوم عرب کو ملک گیروں اور خلاق مضامین کی صورت میں ہمارے سامنے پیش کر دیا عربستان کا کوئی حصہ نہ دُنیا کی تاریخ تمدنی میں تھا نہ تاریخ علمی میں اور نہ تاریخ مذہبی میں"

خود عربوں کو بھی اس جہالت اور پسماندگی کا اعتراف تھا چنانچہ حضرت عمرؓ کے ایک قاصد نے ایک دفعہ شاہ ایران کے سامنے اپنے تمدن کا بایں الفاظ ذکر کیا۔

"اے بادشاہ! ہم ایسی ذلیل حالت میں تھے کہ ہم میں بعض اشخاص اپنا پیٹ کیڑے مکوڑے اور سانپ بچھو کھا کر بھر لیتے تھے۔ بعض اپنی بیٹیوں کو اس وجہ سے مار ڈالتے تھے کہ انہیں اپنے کھانے میں شریک نہ کرنا پڑے۔ جہالت اور بت پرستی کی تاریکی میں گرفتار بلا قانون اور بلا نظام ہمیشہ ایک دوسرے کے دشمن — یہ تھی ہماری پہلی نمود"

نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے عربوں میں جو تغیر آیا اور جس کی وجہ سے عربوں کے ایک نئے تمدن کی بنیاد پڑی اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک اسلام ایک عالمگیر مذہب کی حیثیت سے دُنیا میں نمودار ہوا تھا اور داعی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم تمام اقوام کے لیے بلا تمیز رنگ و ملت مبعوث ہوئے تھے۔ چونکہ اس پیغام کے سب سے اولین مخاطب عرب تھے اس لئے اس آواز کو چار دانگ عالم میں پہنچانے کی اولین ذمہ داری بھی عربوں کے ہی حصہ میں آئی۔ چنانچہ اس غرض سے عہدہ برآ ہونے کے لئے جوں جوں عربوں نے دوسری متمدن اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچایا ان کے خیالوں میں وسعت پیدا ہوتی گئی چونکہ عربوں کو اپنی تہذیبی پسماندگی کا احساس تو تھا ہی اسلئے جب ان کی آنکھیں دوسری تہذیبوں سے دو چار ہوئیں تو اس اصول کے پیش نظر کہ ایک ادنیٰ آدمی اپنے سے اعلیٰ آدمی کے اخلاق و اطوار کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے انہوں نے اپنی ارتقائی منازل کو طے کرتے ہوئے ہر اس تمدن سے کچھ نہ کچھ اثر قبول کیا جس سے انہیں کسی رنگ سے بھی واسطہ پڑا۔ نیز اس ارشاد نبوی کی تعمیل میں کہ "حکمت کی بات مومن کی گمشدہ متاع ہے اسلئے اُسے جہاں پائے حاصل کرے" عربوں نے اپنی گردو نواح میں پائی جانے والی ہر اس چیز کو اختیار کیا جس نے کسی بھی لحاظ سے انہیں موہ لیا۔ چونکہ عجمی تہذیب بہت قدیم سے عربوں کی آنکھوں میں کھٹک رہی تھی۔ اسلئے باوجود ایک فاتح قوم ہونے کے عرب اس کی دلکشیوں سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اس تہذیب کو اپنانے میں خاص طور پر جوش و خروش اور اشتیاق کا مظاہرہ کیا۔ اور اس قدر مستعدی دکھائی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایرانی تہذیب کے تمام فنونِ لطیفہ عربی تہذیب کا جزو لاینفک کی حیثیت اختیار کر گئے۔ اور ایرانی تہذیب اپنی تمام دلکشیوں اور دلفریبیوں کے باوجود عرب کی وسعت پذیر تہذیب میں ہی تحلیل ہو گئی اور دُنیا کی دیگر اقوام عربوں کی اس فقید المثال تبدیلی اور غیر معمولی انقلاب پر رشک کرنے لگیں۔ مگر یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ عربوں کی اس نئی تہذیب کی تعمیر میں ایرانی تہذیب کا کردار سب سے نمایاں ہے۔ وجہ یہ تھی کہ ایرانی تہذیب نہ صرف اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے عربوں کے لئے باعث کشش تھی بلکہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت نے کہ ایک وقت آئے گا کہ قیصر و کسریٰ کے خزانے میرے ہاتھوں میں رکھ دیئے جائیں گے۔ عربوں میں ایران کی سرزمین کے

نور کا جل

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے ربوہ کا مشہور عالم تحفہ قیمت سوا روپیہ

سرمہ خورشید

دھند جالا غبار ککرے موتیا پھولا کے لئے لاجواب سرمہ قیمت چھ روپیہ

اکسیر معدہ

پیٹ درد، نفخ، ڈکار، ہیضہ، وغیرہ سوء ہضم کیلئے بہترین اور لذیذ چورن

قیمت ۶۲، سوا روپیہ، اڑھائی روپیہ

انگزینا ہاضمہ کی اصلاح بدنی طاقت اور جوڑوں کے درد کے بہترین گولیاں۔ قیمت ۱/۔ روپے

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۲۸

ماہِ رمضان المبارک

ہم بڑی خوشی سے اعلان اپنے ہاں کے طبع کردہ تمام قرآنوں پر ماہِ رمضان المبارک کی خاص خاص رعایت دینے کا اعلان کرتے ہیں یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۶۶ء تک جاری رہے گی۔ آج ہی ایک کارڈ بھیجکر کتابچہ خیر و برکت مفت منگوائیے۔ اس کتابچہ میں الاسماء الحسنیٰ سے معنے اور ترکیب بڑی تفصیل کیساتھ شائع کی گئی ہے اور اس بابرکت کتاب میں تاج کمپنی کی تمام مطبوعات مع رعایت رمضان المبارک درج کر دی ہیں

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

احمدی مستورات کے نیک نمونے

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے زیورات کی پیشکش

ہمارے محسن اعظم حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے جن بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اس کی تازہ فہرست حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

۲۳۵۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت محمد اسحاق صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۳۶۔ ایک بہن جنہوں نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا از اوچ شریف ضلع بہاولپور۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۳۷۔ محترمہ سردار بیگم صاحبہ چک ۹ جنوبی ضلع سرگودہا۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۳۸۔ محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سمیع اللہ صاحب گوجرانوالہ۔ کڑے طلائی ایک جوڑی

۲۳۹۔ محترمہ امۃ الباسط شاہدہ صاحبہ مظفر آباد۔ ٹیکہ طلائی ایک عدد

۲۴۰۔ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ربوہ۔ کڑا طلائی ایک عدد

۲۴۱۔ محترمہ حشمت بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ عبدالواحد صاحب گوجر خان ضلع راولپنڈی } کانٹے طلائی ایک جوڑہ

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

یاد دہانی

اراکین انصار اللہ کی خدمت میں

مجلس انصار اللہ کا بابرکت سالانہ اجتماع ختم ہو چکا ہے جن احباب کو اس اجتماع میں شمولیت کا موقعہ ملا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ ایام کس قدر بابرکت تھے۔ صبح چار بجے تہجد کی نماز سے لے کر رات ۱۰ بجے تک ایک روحانی کیف اور فضا رہتی تہجد کی باجماعت نماز پھر نماز فجر اور اس کے بعد قرآن مجید کا درس۔ ذکر حبیب علیہ السلام۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک حدیثیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ۔ اور حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز اور زندگی بخش خطابات ان سب امور اجتماع کے یہ ایام روحانیت سے لبریز ہوتے ہیں اور دل و زبان پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا ہے

اب جبکہ احباب اجتماع سے فارغ ہو کر اپنے گھروں میں واپس جا چکے ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ وہ اس نیک فضا کو قائم رکھیں اور تربیت کے اہم کام میں کوتاہی نہ آنے دیں نماز باجماعت۔ نظام خلافت سے کامل وابستگی اور تحریک وقف عارضی کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (قائد تربیت انصار اللہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ کا مالی سال یکم نومبر ۶۶ء سے شروع ہو چکا ہے۔ قائدین و ناظمین مال حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ہر خادم سے ماہ بماہ چندہ وصول کریں۔ اس خیال میں نہ رہیں۔ کہ "ابھی سال شروع ہوا ہے بعد میں اکٹھا چندہ وصول کر لیں گے" ہر ماہ چندہ دینے سے خدام کبھی بوجھ محسوس نہیں کرتے لیکن کئی ماہ کا چندہ اگر اکٹھا دینا پڑے تو دقت محسوس ہوتی ہے۔ ہر مجلس کو سال گذشتہ کا مالی جائزہ بھجوا دیا گیا ہے۔ جن مجالس کے ذمہ بقایاجات ہیں برادر مہربانی اپنے بقایاجات جلد از جلد وصول کر کے مرکز کو ارسال کریں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مختلف مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کے تربیتی اجلاس

جہلم شہر

مورخہ ۱۲/۱۱ بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ جہلم میں مکرم جناب امیر صاحب ضلع کی صدارت میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا اس جلسہ میں مکرم عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ مکرم مولوی محمد اسلم صاحب قریشی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اور مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے علی الترتیب تبلیغ اسلام کا صحیح طریق اور حقیقی تعلیم احمدیت کا کردار۔

جماعت احمدیہ کے ذریعہ پیدا ہونے والا روحانی انقلاب اور ہماری ذمہ داریاں اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوانات پر عام فہم موثر انداز میں تقاریر فرمائیں۔

جلسہ میں نواحی جماعتوں کے افراد اور مستورات بھی شامل ہوئیں۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی موجود تھا

آخر میں صدر محترم نے قرآن مجید کو سوچ سمجھ کر پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی اس ضمن میں آپ نے معراج کی حقیقت بھی بیان فرمائی۔ اور بعد دعا کے یہ جلسہ برخاست ہوا۔

امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جہلم

گجرات شہر

مورخہ ۱۳/۱۱ بعد نماز جمعہ خاکسار کی زیر صدارت مسجد احمدیہ گجرات میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر ایم اے اور مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور اور مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناصر نے تقاریر کیں۔ ہر سہ مقررین نے جماعت احمدیہ کی دینی خدمات۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک اور شرائط بیعت کی اہمیت پر تقاریر کیں۔ بعض ضروری اعتراضات کے جوابات بھی مثبت پیرایہ میں دئے گئے۔ بفضلہ تعالیٰ یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب و موثر رہا۔ حاضری تسلی بخش تھی بعد دعا جلسہ ساڑھے چار بجے ختم ہوا۔

(امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات)

شیخ پور ضلع گجرات

مورخہ ۱۴/۱۱ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ شیخ پور ضلع گجرات میں جماعت احمدیہ کا ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر اور مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناصر مربیان سلسلہ نے تربیتی تقادیر کیں۔ غیر از جماعت احباب بھی کثرت سے شریک ہوئے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی اہتمام تھا بفضلہ تعالیٰ اپنی تاثیر کے لحاظ سے یہ جلسہ بڑا مفید رہا۔ (امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات)

حسن پور ضلع ملتان

مورخہ ۴۔۵ر نومبر ۶۷ء جماعت احمدیہ حسن پور ضلع ملتان کا تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مرکز سے مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل اور ضلع کے مربی مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اور خاکسار عبدالمنان شاہد اور مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان نے شرکت کی۔ کل تین اجلاس ہوئے جس میں علمائے کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان۔ توحید باری تعالیٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مذہبی دنیا میں کیا انقلاب برپا کیا۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ مضامین پر عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی اور بے دس لگا کر ڈیرہ غازیخاں نے نظمیں سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔ جلسہ بعد دعا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ ماحول کی جماعتوں علی پور، کبیر والہ خانیوال میں سے احمدی دوست شریک ہوئے۔ غیر از جماعت نے بھی جلسہ سماعت فرمایا اللہ تعالیٰ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے اللّٰھم آمین۔

(عبدالمنان مربی سلسلہ ملتان)

سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہر کس و ناکس اس کے فوائد سے واقف ہے۔ مثلاً ککرے۔ کمزوری نظر۔ پانی بہنا۔ آنکھوں کی سرخی چھپروں کی خارش اور دھند جالا وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت تین ماشہ شیشی ایک روپیہ چھ آنے ایک روپیہ باسٹھ پیسے فی تولہ تین روپیہ۔

سرمہ نور چشم:۔ ککرے۔ خارش۔ پانی بہنا۔ اور موتیا بند ابتدائی کیلئے مفید ہے۔ ۱۳۰۔ ۵۰ پیسے ۶ ماشے ایک روپیہ فی تولہ ۲ روپیہ

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۰۰۸

میں جان محمد ولد میاں غلام محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشت کاری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ جدی جائیداد بصورت زمین چار ایکڑ چھ بھائیوں میں مشترکہ ہے جو چک RB/۶۹ ضلع لائلپور میں ہے اس میں سے جو زمین خاکسار کے حصہ میں آئے گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس وقت میرا گزارہ کاشت کاری پر ہے۔ جو بچے کرتے ہیں اور چار سو روپیہ سالانہ بطور خرچ دیتے ہیں۔ میں اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۶۷ء سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱/- آنہ

العبد: جان محمد ولد میاں غلام محمد

گواہ شد:۔ عبدالعزیز صدر جماعت احمدیہ پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد:۔ محمد رمضان سیکرٹری مال پھیرو چیچی۔

مسل نمبر ۱۹۰۰۹

میں شیخ محمد شفیع گورکھپوری۔ ولد شیخ علی رضا صاحب قوم شیخ پیشہ زرگری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۶ء ساکن ۳۵ کوتوالی روڈ ڈھاکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ر فروری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ بذریعہ زرگری آمد ہے جو کہ مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی میری ۱/۱۰ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت آج سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: شیخ محمد شفیع گورکھپوری ولد شیخ علی رضا ۳۵ کوتوالی روڈ ڈھاکہ مشرقی پاکستان

گواہ شد: احمد صادق محمود۔ مربی سلسلہ احمدیہ ڈھاکہ

گواہ شد:۔ شیخ محمود احمد منیر ۱۰۷ اسلام پور روڈ ڈھاکہ۔

مسل نمبر ۱۹۰۱۰

میں قاسم علی خان ولد محمد بابو خان صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت بیعت ۱۹۵۳ء ساکن گاؤں پادنا ضلع بوگرا سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۱/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری غیر منقولہ تین ایکڑ اراضی ہیں۔ جن میں سے دو ایکڑ زمین میں کاشتکاری ہوتی ہے اور ایک ایکڑ پر مکان اور باغ ہے۔ ان کی مجموعی قیمت پانچ ہزار روپیہ ہے۔ جس میں مکان اور باغ کی قیمت بھی شامل ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا کوئی ترکہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری ماہوار تنخواہ ۲۳۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ قاسم علی خان ولد بابو محمد خان گاؤں پادنا ڈاک خانہ بیت لعد ضلع بوگرا مشرقی پاکستان

گواہ شد:۔ احمد صادق محمود مربی سلسلہ احمدیہ ڈھاکہ

گواہ شد:۔ عبدالمتین زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ دار التبلیغ ڈھاکہ۔ مشرقی پاکستان

مسل نمبر ۱۹۰۱۱

میں احمد توفیق چوہدری ولد مولوی غلام جیلانی صاحب چوہدری قوم شیخ پیشہ زراعت و تجارت عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹ر مئی ۱۹۵۷ء ساکن سیل برشش ضلع سلہٹ مشرقی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ر فروری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد چودہ ایکڑ چالیس ڈسمل زرعی اراضی ہیں جن کی مجموعی قیمت ۲۲۵۰۰/- روپے اس کے علاوہ کاروبار کے ذریعہ جو حال ہی میں شروع کیا گیا ہے فی الحال تقریباً پچاس روپیہ ماہوار آمد ہے۔ خاکسار اپنی کاروباری آمد اور مذکورہ زرعی اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جدید جائیداد یا آمد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

شرط اول ۵/- روپے

العبد:۔ توفیق چوہدری ۲۰ شش روڈ میمن سنگھ مشرقی پاکستان

گواہ شد: احمد صادق محمود مربی سلسلہ احمدیہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان

گواہ شد: السید اعجاز احمد مربی سلسلہ احمدیہ۔ میمن سنگھ مشرقی پاکستان

مسل نمبر ۱۹۰۱۲

میں غلام محمد ولد محمد بخش صاحب قوم پنجادہ پیشہ ملازمت عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۱/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

شرط اول ۱/- روپیہ۔

العبد:۔ بقلم خود غلام محمد ولد محمد بخش صاحب۔

گواہ شد: نشان انگوٹھا حافظ عزیز احمد

گواہ شد:۔ محمد عمر بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ۔ چنیوٹ۔

مسل نمبر ۱۹۰۱۳

میں ڈاکٹر منیر احمد خان ولد ڈاکٹر ایم عبدالغفور خان صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن پبی ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۱۱/۲۸ - حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت تقریباً ۲۵۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: خاکسار ڈاکٹر منیر احمد خان ولد ڈاکٹر ایم عبدالغفور صاحب پبی ضلع پشاور

گواہ شد:۔ ڈاکٹر عزیز الدین مین بازار پبی ضلع پشاور

گواہ شد:۔ حکیم فضل محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پبی ضلع پشاور۔

مسل ۱۹۰۱۴

میں رحمت علی ولد چوہدری علی محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۴۶ سال بیعت نومبر ۱۹۴۵ء ساکن فیروزہ ڈاک خانہ خاص ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۳/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک مکان واقع فیروزہ مالیتی ڈیڑھ ہزار روپیہ۔ جس میں میں خود رہتا ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

اس کے علاوہ مجھے کاروبار کے ذریعہ مبلغ یک صد روپے ماہوار کی آمد ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

شرط اول ۳/۵۰ روپے

العبد:۔ رحمت علی بقلم خود

گواہ شد:۔ غلام احمد ظہور انسپکٹر بیت المال

گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر قائمقام امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع رحیم یار خان

درخواست دعا

میری بھتیجی مبارکہ شوکت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شفا بخشی ہے الحمد للہ!

بزرگان سلسلہ و جملہ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حامی و ناصر ہو اور دینی و دنیوی نعماء سے نوازے آمین

(نذیر بیگم دار النصر۔ ربوہ)

اگر عشقِ الٰہی کی آگ شعلہ زن ہو تو ظاہری آگ اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں آگ سے بچا لیا تھا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنْجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب ابراہیمؑ سے اُس زمانہ کے لوگوں نے یہ باتیں سنیں کہ بتوں کی پرستش ترک کر دو اور خدائے واحد کی عبادت کرو۔ تو انہوں نے ایک دوسرے کو آپ کے خلاف اکسانا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ آؤ اور اس کو قتل کر دو یا اس کو آگ میں ڈال کر جلا دو۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اُسے آگ سے بچا لیا دوسری جگہ قرآن کریم میں اس طریق کا ذکر کرتے ہوئے جس سے کام لے کر آپ کو بچا لیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَ
سَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

(انبیاء رکوع ۵)

یعنی ہم نے اُس وقت آگ سے کہا۔ کہ اے جسمانی آگ تیرے مقابلہ میں ایک روحانی آگ داخل ہو رہی ہے۔ اب تیرا کام یہ ہے کہ اس آگ کے مقابلہ میں سرد ہو جا۔ ابراہیم کے دل میں میری محبت کی آگ بھڑک رہی ہے اور میرے عشق کی آگ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جس طرح سورج کے مقابل پر شمعیں ماند پڑ جاتی ہیں اسی طرح میری محبت کی آگ کے مقابلہ میں تیری آگ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ پس ابراہیمؑ کے لئے تو سرد ہو جا جس طرح انگارہ کے مقابلہ میں کسی اور گرم چیز کی گرمی کم محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ ایسی شدید ہے کہ دوسری تمام آگیں اس کے مقابلہ میں سرد پڑ جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ایک دفعہ الہام ہوا کہ

"آگ سے ہمیں مت ڈرا
آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں
کی غلام ہے۔"

اس کا بھی یہی مفہوم ہے کہ ہمارے دل میں عشقِ الٰہی کی آگ شعلہ زن ہے اس آگ کے مقابلہ میں ظاہری آگ کی کیا حیثیت ہے۔ ایک گرم توا انسان کے ہاتھ کو تو جلا دیتا ہے مگر انگارے کو نہیں جلا سکتا اسی طرح آگ اس شخص کو نہیں جلا سکتی جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ بھڑک رہی ہو۔ چنانچہ اُسی وقت بادل آیا اور وہ برسا اور وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ اور یہ معجزہ دیکھ کر اُس کی قوم کے بعض لوگوں کے دلوں میں ایمان پیدا ہو گیا۔ اور اس کے لئے سلامتی کے سامان پیدا ہو گئے۔

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتداء میں اس آیت کے یہ معنے کیا کرتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اُن کی مخالفت کی آگ کو ٹھنڈا کر دیا تھا۔ مجھے یاد ہے ۱۹۰۳ء میں جب ایک شخص عبدالغفور نے جو اسلام سے مرتد ہو کر آریہ ہو گیا تھا اور اس نے اپنا نام دھرم پال رکھ لیا تھا "ترکِ اسلام" نامی کتاب لکھی تو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا جواب لکھا جو "نورالدین" کے نام سے شائع ہوا۔ یہ کتاب روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنائی جاتی تھی جب دھرم پال کا یہ اعتراض آیا کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ ٹھنڈی ہوئی تھی تو دوسروں کے لئے کیوں نہیں ہوتی۔ اور اس پر حضرت خلیفہ اوّل کا یہ جواب سنایا گیا کہ اس جگہ "نار" سے ظاہری آگ مراد نہیں بلکہ مخالفت کی آگ مراد ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس تاویل کی کیا ضرورت ہے مجھے بھی خدا تعالیٰ نے ابراہیم کہا ہے اگر لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کس طرح ٹھنڈی ہوئی تو وہ مجھے آگ میں ڈال کر دیکھ لیں کہ آیا میں اس آگ میں سے سلامتی کے ساتھ نکل آتا ہوں یا نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی وجہ سے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب نورالدین میں یہی جواب لکھا اور تحریر فرمایا کہ:

"تم ہمارے امام کو آگ میں ڈال کر دیکھ لو یقیناً خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اسے اس آگ سے اسی طرح محفوظ رکھے گا جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو محفوظ رکھا تھا"۔ (نورالدین صفحہ ۱۴۶)

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریک کی وجہ سے ہی میں نے جہاں کہیں قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر کی ہے۔ میں نے یہ نہیں لکھا کہ خدا تعالیٰ نے مخالفت کی آگ کو ٹھنڈا کر دیا تھا بلکہ یہی لکھا ہے کہ مخالفوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا، لیکن وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اسباب سے ہی کام لیا کرتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے اس وقت بادل آگیا ہو۔ اور بارش شروع ہو گئی ہو۔ جس کی وجہ سے آگ بجھ گئی ہو بہر حال ہمارا ایمان یہی ہے کہ دشمنوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے واقعہ میں آگ جلائی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ جن کی وجہ سے ان کی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ اور آپ آگ سے محفوظ رہے"۔

(تفسیر کبیر جلد ۷ حصہ ۳ صفحہ ۳۰۴ تا ۳۰۵)

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے بعد

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر نمائندگان نے اس بات کا وعدہ کیا تھا کہ وہ مجلس کے چندہ جات اشاعت لٹریچر اور سالانہ اجتماع کی وصولی پوری کوشش اور توجہ سے کریں گے۔ اور ان مدات کا کوئی بقایا نہیں رہنے دیں گے۔ اجتماع کے بعد آپ نے اپنے اپنے مقامات پر واپس جا کر ضرور اس کے لئے کوشش فرمائی ہو گی۔ لیکن اس کوشش کے نتیجہ کا مرکز کو بھی علم ہونا چاہیئے۔ جو رقوم وصول ہوں وہ ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ مالی سال کے ختم ہونے میں تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں اس لئے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات کے لئے ضروری اعلان

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

جملہ صدر و امراء صاحبان اور سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۶ نومبر ۶۷ء کو ۱۲ بجے دوپہر بمقام مسجد احمدیہ کھاریاں ضلع وار نظام کا ایک نہایت اہم اجلاس منعقد ہو رہا ہے جس میں ان کی شمولیت اشد ضروری ہے طعام وغیرہ کا انتظام ضلع وار نظام کی طرف سے احاطہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں میں ہو گا!

"الفرقان" کے متعلق اطلاع

ماہ نومبر کا رسالہ بعض مجبوریوں کے باعث دیر سے شائع ہو رہا ہے اب مورخہ ۱۸ر نومبر کو رسالہ پوسٹ ہو رہا ہے احباب مطلع رہیں۔

(مینیجر الفرقان)

کامیابی اور درخواست دعا

مکرم عبدالرشید صاحب تبسم ایم اے کی صاحبزادی سلمیٰ تبسم صاحبہ نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے سائیکالوجی کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔